جدید معیشت وتجارت

کمپنی بورڈ آف ڈائریکٹرز اور شئیر ہولڈرز کا باھمی رشتہ

مقالہ نگار: مولانا مفتی عبدالرشید

مدرس جامعہ اسلامیہ کشمیر روڈ صدر راولپنڈی

پیش کردہ برائے اسلام آباد فقہی سیمنار

نمبر شمار	ذیلی عنوانات
1	کمپنی بورڈ آف ڈائریکٹر اور شیئر ہولڈرز کا مفہوم
2	کمپنی اور شیئر ہولڈرز کا تعلق
3	کمپنی اور بورڈ آف ڈائریکٹرز کا تعلق
4	ڈائریکٹرز کی دو قسمیں
5	کمپنی کے بارے میں نقطہ ہائے نظر
6	کمپنی شرکت عنان کی جدید شکل ہے
7	شرعی حیثیت (دو نظریے)
(ا)	بورڈ آف ڈائریکٹر شیئر ہولڈر کا وکیل ہے
(ب)	بورڈ آف ڈائریکٹرز شیئر ہولڈرز کا مضارب اور شریک ہیں

الحمد للہ و کفیٰ و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ، اما بعد!

حضرات علماء کرام، ماہرین معیشت اور دیگر معزز شرکاء میں نے جس موضوع کا انتخاب کیا ہے وہ ہے کمپنی بورڈ آف ڈائریکٹرز اور شیئر ہولڈرز کا باہمی رشتہ...... جیسا کہ خود اس عنوان سے واضح ہے کہ یہ ایک تفصیلی عنوان ہے جس کے تین اجزاء ہیں۔ (۱) کمپنی (۲) بورڈ آف ڈائریکٹرز اور (۳) شیئر ہولڈرز۔ بالفاظ دیگر ہمیں ان تینوں کے باہمی تعلق کا شرعی نقطۂ نظر سے تعین کرنا ہے کہ ان کے تعلق کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

میری ناقص رائے میں ان کے باہمی تعلق کی شرعی حیثیت تب واضح ہو سکے گی جب ہم پہلے ان کے تعلق کی قانونی حیثیت کا تعین کر لیں،

یعنی اس وقت موجودہ قانون کی نظر میں ان کے تعلق کی کیا حیثیت ہے لہٰذا پہلے قانونی نقطۂ نظر سے اس کا جائزہ لینا مناسب ہوگا۔ تاہم سب سے پہلے اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ قانون کی رو سے ان تینوں کا مستقل اور الگ الگ وجود ہے۔ بورڈ آف ڈائریکٹرز اور شیئر ہولڈرز کا مستقل اور الگ وجود تو ظاہر ہے، کمپنی کا بھی ان دونوں سے الگ وجود ہے، چنانچہ Mercantile Law میں بالکل وضاحت کے ساتھ اس کو بیان کیا گیا ہے اور اس کو شخص قانونی سے تعبیر کیا گیا ہے۔

"The legal personality and limited liability are two important features of a company."......................................

As a matural consequences of incorporation and transferability of shares, the company has perpetual succession. This means that life of the company is independent of the lives of its memebrs giving immortality to the company. Pg 546

کمپنی کے شخص قانون کے طور پر الگ وجود کی وضاحت اس لئے ضروری تھی کہ اس سے اصل موضوع کے سمجھنے میں مدد ملے گی بلکہ خود قانونی طور پر سمجھنے کیلئے بھی کمپنی شخصیت سمجھنا ضروری ہے۔

This concept of the company as being a seperate legal person is fundametnal in understanding the rights and duties that arise in connection with companies. Pg 545

گو کمپنی کا خارجی اور جسمانی وجود نہیں ہے بلکہ خارجی طور پر بورڈ آف ڈائریکٹرز اس کی نمائندگی کرتا ہے اسی طرح بورڈ آف ڈائریکٹرز مختلف فطری شخصیات کا مجموعہ ہے تو ان میں سے جس طرح ہر ایک کا انفرادی طور پر الگ الگ فطری وجود ہے اسی طرح ان کا ایک مجموعی اور قانونی وجود بھی ہے اور یہی یہاں پر مقصود ہے۔

"A company is an artificial legal person without intelligence and will have no physical existence. It can, therefore, act effectively only through the agency of natural persons men or women. The supereme executive authority in the control of a company and its affairs reside by delegation individuals known as directors who are collectively designated the board of directors".

اب رہی یہ بات کہ ان کا آپس میں کیا تعلق ہے تو کمپنی کو قانونی طور پر مستقل شخص تسلیم کر لینے کے بعد اس کا حصہ داران اور بورڈ آف ڈائریکٹرز کے ساتھ تعلق کی قانونی نوعیت یہ ہے کہ حصہ دار اس کو وجود بخشنے والے ہیں وہ ابتداء اپنے وجود میں ان کا محتاج ہے اگرچہ بعد میں وہ مستقل شخص ہے اور کمپنی کے مفادات کا امین ہے تو یوں کہا جائے گا کہ حصہ داروں نے کمپنی کو اپنے مشترکہ مفادات کیلئے وجود بخشا ہے کمپنی کی تعریف سے یہی بات واضح ہے۔

"In the ordinary common pariance, a comapny means a group of persons associated to achieve some common objective.........

Keeping this type in mind we may define a company as a voluntary association for profit with capital divisible into transferable shares with limited liability, having a corporate body and common seal". 545.

جہاں تک بورڈ آف ڈائریکٹرز کے تعلق کی نوعیت ہے تو قانون کی نظر میں ڈائریکٹرز کمپنی کے امین اور ایجنٹ (وکیل) ہیں اور ان پر امانت اور وکالت کے قوانین جاری ہوتے ہیں کمپنی سرمایہ اور جائیداد کے حوالے سے وہ امین ہیں اور کاروبار کو عملاً چلانے کے حوالے سے وہ کمپنی کے وکیل ہیں۔

"Directors have been described by judges as "Agent, Trustees" or managing partners..... Lor Selborne L.C said: The Directors are the mere trustees or agents of the company trustees of the company's money and property, agents in the transaction on behalf of the company.

Directors are correctly discribed as agents of the company and ordinary rules of agency apply. Pg 573

قانونی طور پر بحیثیت وکیل کے ڈائریکٹرز کے سلسلے میں مندرجہ ذیل نکات ذہن میں رکھنے ہیں جن کا آگے چل کر ہم شرعی حیثیت سے وضاحت کریں گے۔

(۱) ڈائریکٹرز معاوضہ کے حقدار ہیں خواہ وہ تنخواہ کی شکل میں ہو یا کمیشن اور فی میٹنگ کے حساب سے فیس کی شکل میں ہو۔

(۲) ان کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ دیانتداری کے ساتھ اپنے فرائض منصبی پورے کریں۔

(۳) ایک طرف اگر ان کی ذمہ داری محدود ہے تو دوسری طرف وہ قصداً کسی قانون کی خلاف ورزی کر کے اپنے کسی فعل یا اقدام سے کمپنی کو نقصان پہنچائیں گے تو وہ خود ذمہ دار ہونگے۔

"Apart from statary liability, directors as trustees are liable for breach of their fiducìry duty to the company. The failure of directors to act with in powers (Ulra vire acts) will render them liable, and they shall have to indemnify the company for any loss or damage." 574

ڈائریکٹرز کی ذمہ داری سے متعلق مسٹر Romer کہتے ہیں۔

" In discharging his duties a director must out honestly and must exercise such degree of skill and deligence as would amount to the reasonable care which an ordinary man might be expected to take in the circumstances on his own behalf." 573

(۴) ڈائریکٹرز اس وقت بھی ذاتی طور پر ذمہ دار ہونگے اگر وہ پراسپیکٹس Prospectus میں کسی غلط بیانی سے کام لیں گے اور اس بنیاد پر کسی کو نقصان پہنچے گا۔

"Directors may become personally liable to allotees of shares who apply on the faith of a prospectus containing untrue statement." 574

(۵) ڈائریکٹر کی دو قسمیں ہیں 1. De-Jure Director, 2. De Facto Director

De-Jure Director تو قانونی ڈائریکٹر کو کہتے ہیں جبکہ De-Fecto Director غیر قانونی ڈائریکٹر کو کہتے ہیں۔ اگر کوئی شخص اپنے آپ کو غیر قانونی طور پر کسی کمپنی کا ڈائریکٹر ظاہر کر کے کسی سے کوئی معاملہ طے کرتا ہے تو کمپنی اس کی ذمہ دار ہوگی۔ تاہم اس کے غیر قانونی پوزیشن کی وضاحت کے بعد اگر کوئی شخص اس سے معاملہ کرتا ہے تو کمپنی اس کی ذمہ دار نہیں ہوگی۔

But he company will be bound to third parties for the acts of such directors untill the defact in appointmetn or qualification is disclosed, though acts done after the disclosure will not bind the company.

(۶) ڈائریکٹرز کا تقرر عموماً حصہ دار کرتے ہیں تاہم ان کا تقرر Depenture-holders اور Debtors بھی کرسکتے ہیں۔

The arcticle may under certain circumstances give powers to depenture-holders or other creditors to oppoit their nominee or nominees to the board. 568.

جہاں تک حصہ داروں اور ڈائریکٹرز کے رشتہ کا تعلق ہے تو ان کا براہ راست قانون کی نظر میں صرف اتنا ہے کہ وہ حصہ داران کی ووٹنگ سے منتخب ہوتے ہیں لیکن بعد میں وہ ان میں سے ایک کے سامنے انفرادی طور پر جوابدہ نہیں ہوتے۔

Directors are not trustees for the individual.

تاہم یہ ایک انتظامی قانون ہے اس کا یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ وہ ان کے ساتھ کوئی خیانت کر سکتے ہیں بلکہ وہ بالواسطہ ان کے بھی وکیل اور امین ہیں اس لئے کہ کمپنی کا وجود انہی کے سرمایہ اور مرضی سے ہے۔

یہاں تک ان تینوں اجزاء میں باہم قانونی ربط اور تعلق کی وضاحت ہوگئی اب ہم شرعی نقطہ نظر سے اسکے تعلق کا جائزہ لیتے ہیں۔

کمپنی اور شیئر ہولڈرز کا تعلق:

شرعی طور پر کمپنی اور شیئر ہولڈرز کے تعلق کی تعین کیلئے دو باتوں کی وضاحت ضروری ہے۔

(۱) کمپنی چونکہ شخص قانونی ہے تو آیا شخص قانونی کا تصور شرعاً درست ہے یا نہیں؟

(۲) کمپنی کے کاروبار کی نوعیت کیا ہے؟ یا بالفاظ دیگر فقہ کے کس باب کے تحت اس کو لایا جاسکتا ہے۔

جہاں تک پہلی بات یعنی شخص قانونی کے تصور کا تعلق ہے تو استاد محترم حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب نے شرعی نقطہ نظر سے شخص قانونی کے تصور کو درست قرار دیا ہے۔ اور فقہ سے اس کے نظائر پیش فرمائے ہیں۔ لہٰذا اس پر مزید بحث کی ضرورت نہیں ہے۔

کمپنی کے بارے میں تین نقطہ ہائے نظر:

اسی طرح دوسری بات یعنی کمپنی کے کاروبار کی نوعیت پر بھی حضرت نے تفصیل سے روشنی ڈالی ہے اور اس سلسلے میں حضرات علماء کرام کے تین نقطۂ نظر ذکر فرمائے ہیں۔

(۱) ایک نقطۂ نظر یہ ہے کہ چونکہ یہ کاروبار فقہ میں مذکور شرکت کی اقسام میں سے کسی قسم میں نہیں آتا لہٰذا یہ ناجائز ہے۔

(۲) دوسری رائے حضرت تھانوی اور دیگر علماء معاصرین کی ہے۔ ان کے نزدیک کمپنی شرکت عنان میں داخل ہے چنانچہ حضرت تھانوی اس سوال کے جواب میں کہ جو لوگ کمپنی کے شیئرز خریدتے ہیں شرعاً ان کی اس خریداری کی حقیقت کیا ہے؟ فرماتے ہیں بظاہر اس عقد کی حقیقت شرکت عنان ہے (۴۹۳۔۴۹۴ امداد الفتاویٰ)

کمپنی شرکت عنان کی جدید شکل ہے:

اسی طرح نظام الفتاوی جو دار العلوم دیوبند کے جدید مسائل پر مشتمل ہے اس میں بھی اس کو شرکت عنان قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ ایک سوال کے جواب میں حضرت مفتی نظام الدین صاحب فرماتے ہیں۔ پس اس طرح کاروبار کی شرعی حیثیت شرکت عنان کی ہوگی۔ الخ۔ (نظام الفتاویٰ ج ۱ ص ۲۸)۔ نیز شریعہ اکیڈمی کی شائع کردہ کتاب: ''اسلام میں مرابحاتی کاروبار کا تصور'' میں بھی اس کو شرکت عنان کے

مشابہ قرار دیا گیا ہے۔جس کی عبارت مندرجہ ذیل ہے۔
(کمپنی شرکت عنان سے اس لئے مشابہ ہے کہ اس میں سارے شیئر ہولڈرز کا سرمایہ برابر نہیں ہوتا یوں وہ منافع میں بھی مختلف ہوتے ہیں) مذکورہ آراء سے یہ بات معلوم ہوگئی کہ کمپنی کا کاروبار ان علماء کرام کے نزدیک شرکت عنان میں داخل ہے۔اب یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ کمپنی اپنے تمام جزئیات کے ساتھ شرکت عنان پر منطبق نہیں ہوتی تو اس کا جواب نظام الفتاویٰ میں یہ دیا گیا ہے کہ شرکت عنان کے بعض جزئیات کے مطابق عمل نہ ہونا یہ ہندوستان جیسے غیر اسلامی ملک میں قادح نہیں ہے۔جس کا مطلب یہ ہے کہ ایک اسلامی ملک میں اس پر مزید غور کی ضرورت ہے۔

(۳) تیسری رائے حضرت نے یہ ذکر فرمائی ہے جو ان کی ترتیب میں دوسری رائے ہے کہ شرکت کے مروجہ اقسام میں داخل نہ ہونے کی وجہ سے اس کو ناجائز نہیں کہا جا سکتا۔

لہٰذا کمپنی اور شیئر ہولڈرز کے تعلق اور رشتہ کے سلسلے میں یہ بات واضح ہوگئی کہ جن حضرات کے نزدیک کمپنی شرکت عنان میں داخل ہے ان کے نزدیک ان دونوں کے تعلق پر شرکت عنان کے احکامات جاری ہونگے اور جن کے نزدیک وہ شرکت کی جدید قسم ہے ان کے نزدیک اس کے مختلف جزئیات اور جہات کا حکم مختلف ہوگا۔

کمپنی کو شخص قانونی تسلیم کر لینے کے بعد احقر کی رائے میں کمپنی اور شیئر ہولڈرز کے تعلق کو مضاربہ کی نظر سے بھی دیکھا جا سکتا ہے کہ بایں طور پر کہ شیئر ہولڈرز کو رب المال قرار دیا جائے اور کمپنی کو مضارب البتہ کمپنی کی نمائندگی چونکہ بورڈ آف ڈائریکٹرز کرتا ہے۔لہذا وہ مضارب ہوئے اور فقہاء نے اس کی صراحت فرمائی ہے کہ اگر رب المال اجازت دے تو مضارب مال آگے دوسرے کو مضاربہ دے سکتا ہے جیسا کہ ہدایہ میں ہے:

و اذا دفع اليه رب المال مضاربة بالنصف واذن بان يدفعه الىٰ غير ه فدفعه بالثلث و قد تصرف الثانى و ربح فان كان رب المال قال له على ان ما رزق الله فهو بيننا نصفان فلرب المال النصف و للمضارب الثانى الثلث و للمضارب الاول السدس. (هد ا يه ۲۶۴ باب المضارب يضارب)

یہاں چونکہ شیئر ہولڈرز کی طرف سے اس کی اجازت ہوتی ہے۔لہذا ڈائریکٹرز کو مضارب قرار دیا جاتا ہے اسکی مزید تفصیل آگے آرہی ہے۔

کمپنی اور بورڈ آف ڈائریکٹرز کا تعلق کے حوالے سے دو نقطہء نظر:

کمپنی اور بورڈ آف ڈائریکٹرز کے تعلق کو شرعی طور پر مندرجہ ذیل نقطہائے نظر سے دیکھا جا سکتا ہے۔

(۱) ڈائریکٹرز بحیثیت وکیل:

قانوناً چونکہ ان کو کمپنی کا امین اور وکیل قرار دیا گیا ہے اور شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں ہے لہذا ان پر وکیل کے احکامات شرعاً بھی جاری

کئے جائیں گے۔ قانوناً وہ وکالت کی تنخواہ یا کمیشن لے سکتے ہیں جو ان کی اجرت ہے اور شرعاً وکالت بالاجرۃ اور بغیر اجرت دونوں جائز ہیں، جیسا کہ ڈاکٹر وھبہ الزحیلی نے مختلف فقہاء کے حوالے سے اس کی صراحت فرمائی ہے۔ **تصح الوکالة باجر و بغیر اجر: الخ (الفقه الاسلامی و ادلته ۷۴)**

(۲) ڈائریکٹرز شیئر ہولڈرز کے وکلاء ہوں اگر چہ وہ ہر ایک شیئر ہولڈر کے سامنے جوابدہ نہیں ہیں لیکن اجتماعی طور پر وہ سب شیئر ہولڈرز کے سامنے جوابدہ ہیں، چنانچہ شیئر ہولڈرز کو سالانہ اجلاس عام (A.G.M) میں ان کے نصب و عزل کا اختیار حاصل ہے۔
چنانچہ حضرت تھانویؒ نے ان کو شیئر ہولڈرز کے وکلاء قرار دیا ہے (امداد الفتاویٰ ۴۹۱ ج ۳)
بہر حال ڈائریکٹرز شیئر ہولڈرز کے وکلاء ہوں یا کمپنی کے قانوناً ان کیلئے ضروری ہے کہ وہ اپنے فرائض دیانتداری اور ذمہ داری کے ساتھ ادا کریں۔ اور شرعاً بھی ان کیلئے ضروری ہے اس لئے دیانتداری اور ذمہ داری تمام شرعی معاملات میں روح کی حیثیت رکھتی ہے۔

(۳) ڈائریکٹرز کمپنی کے شریک ہوں جب وہ شیئر ہولڈرز بھی ہوں اس حوالے سے یہ سوال ہوسکتا ہے کہ اسصورت میں ان کیلئے تنخواہ کمیشن یا فیس لینا جائز ہوگا یا نہیں۔ کیوں کہ اس صورت میں وہ کمپنی کے شریک ہوگئے۔ اس کا جواب حضرت مفتی رشید احمد صاحب نے احسن الفتاویٰ میں تفصیل سے دیا ہے اور ایک طویل تحقیق کے بعد مندرجہ ذیل بنیادوں پر اس کو جائز قرار دیا ہے۔

۱۔ تعامل، جیسے کہ بعض فقہاء نے باوجود حرمت کے قفیز طحان کو تعامل کی بنیاد پر جائز قرار دیا ہے
۲۔ شریک کو اجیر رکھنے کا عدم جواز کسی نص سے ثابت نہیں ہے۔
۳۔ ائمہ ثلاثہ اجارۃ المشاع کی طرح شریک کو اجیر رکھنے پر متفق ہیں (احسن الفتاویٰ ۳۲۸ ج ۷)

(۴) اگر ڈائریکٹرز بطور وکلاء کمپنی کو کوئی نقصان قصداً پہنچائیں گے۔ تو ان کو ذمہ دار قرار دینا درست ہے جیسا کہ وہ کمپنی کا سرمایہ اپنے لئے استعمال نہیں کر سکتے۔

ولو وکله بشراء شئی بعینه فلیس له ان یشتری لنفسه الانه یؤدی الیٰ تغریر الآمر حیث اعتمد علیه.........

و من امر رجلا بان یشتری له عبدین باعیانهما ولم یسم له ثمنا فاشتریٰ له احد هماجاز.... الا فیما لا یتغابن الناس فیه (هدایه ، کتاب الوکاله)

اس میں مذکورہ دیگر غیر قانونی صورتوں کا حکم بھی آ گیا جیسے پراسپکٹس میں غلط بیانی کرنا یا اپنے آپ کو غیر قانونی طور پر **De-facto Director** ظاہر کرنا وغیرہ۔

(۵) ڈائریکٹرز کو کمپنی کا مضارب بھی قرار دیا جاسکتا ہے جبکہ وہ کمپنی کے شیئر ہولڈرز نہ ہوں تو اس صورت میں ان کی تنخواہ یا کمیشن پر اشکال ہوسکتا ہے نیز یہ کہ ان کو منافع میں کس طرح شریک کیا جاسکتا ہے۔ تاہم ڈائریکٹرز کی تقرری اپنے شہر سے باہر ہو تو ایسی صورت میں ہاؤس رینٹ، ذاتی ملازم کی مد میں ان کو الاونسز دیئے جاسکتے ہیں۔

واذا عمل المضارب فی المصر فلیست نفقته فی المال وان سافر فطعامه و شرابه وکسوته و رکوبه فی المال و من جملة ذلک غسل ثيابه و اجرة اجیریخدمه..........وانما یطلق فی جمیع ذالک بالمعروف. (هدایه، کتاب المضاربه)

یہ محض ایک رائے ہے حضرات علماء کرام اس کی بہتر توجیہ کرسکتے ہیں۔لیکن سب سے بے غبار بات یہ ہے۔کہ ان کو وکلاء قرار دیا جائے گو کہ مضارب اور شریک بھی وکیل ہی ہوتے ہیں. واللہ اعلم

مراجع

ہدایہ : برہان الدین المرغینانی

امداد الفتاویٰ : حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ صاحب

نظام الفتاویٰ : حضرت مولانا مفتی نظام الدینؒ صاحب دار العلوم دیوبند

اسلام اور جدید معیشت وتجارت : حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب

اسلام میں شراکتی کاروبار کا تصور : از شریعہ اکیڈمی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد

احسن الفتاویٰ : حضرت مولانا مفتی رشید احمد لدھیانویؒ

الفقہ الاسلامی وادلتہ : ڈاکٹر وھبہ الزحیلی

Mercantile by M.C Shuckla & Others.

دوستوں کا انتخاب

ایک صحبت میں کسی دوست کا گلہ کیا جارہا تھا۔فرمایا:

''اس طرح گلہ کرنے سے انسان اپنی شکست کونمایاں کرتا ہے۔دوستوں کے انتخاب میں احتیاط کرو۔بھیڑ جمع نہ کرو، ہر شخص دوستی کا اہل نہیں ہوتا لیکن دوست نہ ہوتو زندگی اجھاڑ محسوس ہوتی ہے۔جس طرح زندہ رہنے کے لئے سانس لینا ضروری ہے اسی طرح دوست سفر حیات کا لازمہ ہیں۔(ایضاً ص ۷۸)